Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۱۷ ارشعبان ۱۳۹۴ھ ؛ ۵ تبوک ۱۳۵۳ ہش ؛ ۵ ستمبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۰۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتّباع سے رُوگردانی کرنے والا جہنّمی اور کافر ہے

ہمیں تائید و نصرتِ الٰہی صرف اِس حال میں حاصل ہوگی کہ ہم آنحضرتؐ کی کامل اور سچّی اِتّباع کریں

(۱) "ہم تو کہتے ہیں کہ کافر ہے وہ شخص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے ذرّہ بھر بھی اِدھر اُدھر ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتّباع سے رُوگردانی کرنیوالا ہی ہمارے نزدیک جب کافر ہے تو پھر اس شخص کا کیا حال جو کوئی نئی شریعت لانے کا دعویٰ کرے یا قرآن اور سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تغیّر و تبدّل کرے یا کسی حکم کو منسوخ جانے۔ ہمارے نزدیک تو مومن وہی ہے جو قرآن شریف کی سچّی پیروی کرے اور قرآن شریف ہی کو خاتم الکتب یقین کرے اور اس شریعت کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے تھے اس کو ہمیشہ تک رہنے والا مانے اور اس میں ایک ذرّہ بھر اور ایک شعشہ بھی نہ بدلے اور اس کی اتّباع میں فنا ہو کر اپنا آپ کھو دے اور اپنے وجود کا ہر ذرّہ اسی راہ میں لگائے عملاً اور علماً اس کی شریعت کی مخالفت نہ کرے تب پکّا مسلمان ہوتا ہے۔" (الحکم ۶ر مئی ۱۹۰۸ء صـ ۵)

(۲) "مَیں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہم جو کچھ ہیں اس حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمارے شاملِ حال ہوگی کہ ہم صراطِ مستقیم پر چلیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور سچّی اتّباع کریں۔ قرآن شریف کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل بناویں اور ان باتوں کو ہم اپنے عمل اور حال سے ثابت کریں نہ صرف قال سے۔ اگر ہم اس طریق کو اختیار کریں گے تو یقیناً یاد رکھو کہ ساری دنیا بھی مِل کر ہم کو ہلاک کرنا چاہے تو ہم ہلاک نہیں ہو سکتے اِس لئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہوگا۔" (الحکم ۲۴ر ستمبر ۱۹۰۴ء صـ ۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

یقین کرو کہ تمہارا خدا محبت کرنیوالا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۳۵ء میں فرمایا:-

"اے دوستو! یقین کرو کہ تمہارا خدا محبت کرنے والا ہے۔ تمہارے دل میں اپنے بچّوں کو قریب کرنے کی جو خواہش پیدا ہوتی ہے اس سے بہت زیادہ خدا تعالیٰ کو خواہش ہے کہ آپ کو اپنے قریب کرے اور تمہارے دل میں بچّوں کی دُوری پر جو رنج محسوس ہوتا ہے اس سے بہت زیادہ خدا تعالیٰ کو اپنے بندے کی دُوری پر رنج محسوس ہوتا ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ تم خدا تعالیٰ کو کیونکر پا سکتے ہو کیونکہ اگر صرف تمہارے دل میں خدا تعالیٰ کو پانے کی خواہش ہوتی تو بے شک معاملہ نہایت مشکل ہوتا لیکن یہاں تو معاملہ ہی بالکل اُلٹ ہے ملنے کی خواہش تو خدا کے دل میں پیدا ہو رہی ہے۔ تم اسے نہیں ڈھونڈ رہے۔ تم اسے تلاش نہیں کر رہے بلکہ وہ تمہیں تلاش کرتا پھرتا ہے اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ تلاش کرے اور پھر نہ پائے۔ پس اس میں کوئی بھی شبہ نہیں کہ اگر تم اپنے تعلقات کی بنیاد خدا تعالیٰ کی محبت پر رکھو تو تم اس وقت سے پہلے نہیں مر سکتے جب تک خدا تعالیٰ کا قُرب تم کو نہ مل جائے۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو جس کے دل میں ایک ذرّہ بھر بھی اس کی محبت ہو کبھی گمراہ نہیں ہونے دیتا بلکہ سارا جہان بھی اگر اسے مارنا چاہے تو وہ اس کی موت کو ٹلاتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے نور کو دیکھ لے اور اسی دنیا میں خدا تعالیٰ کی زیارت کرلے کیونکہ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔ جو کوئی اِس دنیا میں اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہی اُٹھایا جاتا ہے۔ اگر محبت رکھنے والا شخص خدا تعالیٰ کو دیکھے بغیر مر جائے تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ اندھا مرا اور اس لئے اگلے جہان میں اندھا ہی اُٹھایا جائے گا مگر اس کے ساتھ اس کے یہ معنے بھی ہوں گے کہ خدا تعالیٰ کی محبت بھی اندھی ہو سکتی ہے اور یہ کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ پس ایسا شخص کبھی بھی اللہ تعالیٰ کو دیکھے بغیر نہیں مرتا۔ مگر ضرورت ہے کہ ایمان کی بنیاد محبت پر رکھی جائے اور خوف کو کمزوروں یا کمزور حالتوں کے لئے چھوڑ دیا جائے۔"

(خطباتِ محمود جلد اوّل صـ [illegible])

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ تبوک ۱۳۵۳ ھش

مقبولینِ الٰہی کا بڑا معجزہ

یوں تو اللہ تعالیٰ اپنے مامورین کے ذریعہ دنیا میں بہت سے معجزے ظاہر کرتا ہے جو ان کے تعلق باللہ اور صدق و صفا کو دنیا پر آشکار کرنے کا موجب بنتے ہیں لیکن ان کا بڑا معجزہ استجابتِ دعا ہی ہوتا ہے۔ جب وہ کسی امر کے لئے خاص توجہ اور تضرع کے ساتھ دعا کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کی دعا کو قبول کر کے ویسا ہی ظہور میں لے آتا ہے۔ سو خدا تعالیٰ کے عجائب کاموں کا سبب جو وہ اپنے مقبولین کے لئے دکھاتا ہے دعا ہی ہوتی ہے۔

لیکن دعا کی استجابت اور قبولیت کے لئے اس کا درد و اضطراب سے مملو ہونا ضروری ہوتا ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں بصراحت فرمایا ہے کہ وہ مضطر کی دعا کو بدرجۂ اولیٰ قبول کرتا ہے جیسا کہ فرمایا:-

أَمَّنْ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ

ترجمہ:- (نیز بتاؤ) کون کسی بے کس کی دعا سنتا ہے جب وہ اس (یعنی خدا سے) دعا کرتا ہے اور اسکی تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ اور وہ تم (دعا کرنے والے انسانوں) کو (ایک دن) ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔ کیا (اس قادر مطلق) اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

اس سے ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ مضطر یعنی بے بس اور بے کس اور بے یار و مددگار انسان کی دعا کو جب وہ درد و اضطراب کے عالم میں اسے مدد کیلئے پکارتا ہے ضرور سنتا اور قبول کرتا ہے اور اسکی خاطر خارق عادت نشان ظاہر کر کے اس کی قبولیت کو دنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ بسا اوقات دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے کہ میں اپنے مقبولین کے ساتھ ہوں اور انہیں میری تائید و نصرت حاصل ہے ان پر بعض ابتلاء وارد کر دیتا ہے۔ اور وہ ابتلاء اتنے مہیب ہوتے ہیں کہ انہیں اپنی ہستی ہی کالعدم ہوتی دکھائی دینے لگتی ہے اور انہیں نظر آنے لگتا ہے کہ اسباب کا سلسلہ یکسر منقطع ہونے کے باعث بجز خدا تعالیٰ کی غیر معمولی اور خارق عادت نصرت کے وہ اس مصیبت سے رہائی نہیں پا سکتے۔ تب وہ اضطراب و اضطرار کی اس حالت میں خدا کے آستانہ پر جھکتے اور پوری تضرع اور عاجزی کے ساتھ اس سے نصرت کے طالب ہوتے ہیں۔ جب درد و اضطراب سے بھری ہوئی ان کی یہ دعا اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہے تو خدا تعالیٰ اپنے مخفی تصرفات کے تحت ایسے خارق عادت اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ وہ مصیبت آناً فاناً دور ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت اور جلال کا ایک چمکتا ہوا نشان ظاہر ہو کر دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے کا موجب بنتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

"یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ انکا استجابتِ دعا ہی ہے۔ جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بیقراری ہوتی ہے اور اس شدید بیقراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا انکی سنتا ہے اور اس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے، کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔ خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اس کے مقبول ستائے جاتے ہیں۔ اور جب حد سے زیادہ ان کو دکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر ہے۔ کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا ان لوگوں سے کرتا ہے جو دل و جان سے اس کے ہو جاتے ہیں۔ وہ ان کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا کہ ایک سوتا ہوا شیر جاگ اٹھتا ہے۔ خدا مخفی ہے اور اس کے ظاہر کرنیوالے یہی لوگ ہیں۔ وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اور اس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸، ۱۹)

جب مقبولینِ الٰہی کی درد و اضطراب سے بھری ہوئی دعا اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہے تو قبل اس کے کہ ان کی مراد پوری ہو ان کے دل پر ایک سکینت اور اطمینان کی کیفیت نازل کی جاتی ہے، اپنے رب کی عنایتوں کی انہیں خوشبوئیں آنے لگتی ہیں اور قبولیت دعا کے آثار انہیں محسوس ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس حالت میں اگر انہیں پیش آمدہ مصیبت میں بظاہر اضافہ ہوتا دکھائی دے حتیٰ کہ موت لحظہ بہ لحظہ قریب ہوتی نظر آئے تو بھی ان کا دل مطمئن ہوتا ہے کہ اگر انہیں تختۂ دار پر لٹکا دیا جائے تو بھی خدا تعالیٰ اپنی معجزانہ قدرت کے نتیجہ میں انہیں تختۂ دار سے زندہ اتار لے گا اور قضاء و قدر کی تاروں کو حرکت میں لا کر ایسے حالات پیدا کر دے گا کہ دنیا انہیں ہلاک کرنے پر قادر نہ ہو سکے گی۔ لیکن یہ کیفیت مشکلات کے دوران درد و اضطراب کی حالت میں دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں رونما ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جیسا اثر دعا میں ہے ویسا اور کسی شئے میں نہیں ہے مگر دعا کے واسطے پورا جوش معمولی باتوں میں پیدا نہیں ہوتا بلکہ معمولی باتوں میں تو بعض دفعہ دعا کرنا گستاخی معلوم ہوتی ہے اور طبیعت صبر کی طرف راغب رہتی ہے۔ ہاں مشکلات کے وقت دعا کے واسطے پورا جوش دل میں پیدا ہوتا ہے تب کوئی خارق عادت امر ظاہر ہوتا ہے۔ ......

"یہ تصرفاتِ الٰہی ہیں جو انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ جب وقت آجاتا ہے تو کوئی نہ کوئی تقریب پیدا ہو جاتی ہے۔ سب دل خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے تصرف کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔" (ملفوظات فرمودہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء جلد ہشتم صفحہ ۳۶، ۳۷)

مامورین الٰہی اور اس کے مقبولین کی تاریخ اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ خدا تعالیٰ دکھ اور مصیبت کے اوقات میں درد و اضطراب اور تضرع اور ابتہال سے کی ہوئی دعاؤں کو نہ صرف قبول فرماتا ہے بلکہ بسا اوقات اپنے پیاروں کی خاطر خارق عادت نشان ظاہر کر کے اپنی معیت اور غیر معمولی تائید و نصرت کا عملی ثبوت بھی مہیا کرتا ہے۔ مومنوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ مصیبت اور ابتلاء کے وقت میں مایوسی کو اپنے قریب نہ آنے دیں بلکہ دلی جوش اور درد و اضطراب کے عالم میں اس یقین کے ساتھ کہ ان کا رب ضرور ان کی دستگیری فرمائے گا اس کو پکاریں اور اس کی نصرت کے طالب ہوں۔

"گالیاں سُن کر دُعا دو پاکے دُکھ آرام دو"

دشمنوں کو بھی نہ پیار و تم کبھی دشنام دو
ہر طرف ہر قوم کو تم امن کا پیغام دو

ساقیٔ کوثر کے ہو تم جانے پہچانے غلام
اسود و احمر کو تم اس میکدے کا جام دو

جس خدا کو ہم نے مانا ہے وہ ربّ العٰلمین
تم بلا تخصیص ہر ذی رُوح کو آرام دو

حق نے بخشا ہے تمہیں اک ارفع و اعلیٰ مقام
تم یدِ علیا بنو خیرات صبح و شام دو

جادۂ حق سے الگ تم کو نہ کوئی کر سکے
اپنے ایماں کے شجر کو اتنا استحکام دو

کفر کی تہمت لگاتے ہیں جو تم پر رات دن
خندہ پیشانی سے تم اُن کو صحیح اسلام دو

انتقامِ ظلم لینا ظلم سے بے سود ہے
شاہِ بطحا کی طرح بخشش کا فیضِ عام دو

ہے یہی شیوہ اسوۂ سرورِ کونین کا
"گالیاں سُن کر دُعا دو پاکے دُکھ آرام دو"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عالی مقام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں

سلطان احمد پیر کوٹی

(۲)

ایک دوسری جگہ آپ نے اس کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

رَأَیْتُ أَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ یُرِیْنِیْ کِتَابًا وَیَقُوْلُ
هٰذَا تَفْسِیْرُ الْقُرْآنِ أَنَا
أَلَّفْتُہٗ وَأَمَرَنِیْ رَبِّیْ أَنْ
أُعْطِیَکَ فَبَسَطْتُ یَدِیْ
وَأَخَذْتُہٗ۔

(آئینہ کمالات اسلام)

میں نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھے ایک کتاب دکھاتے اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن کی تفسیر ہے جس کو میں نے تالیف کیا ہے اور مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو دوں تب میں نے ہاتھ بڑھا کر اسے لے لیا۔

خلفاء ثلاثہ اور آپ

آپ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت میں کچھ تخلف کیا لیکن بعد میں آپ نے خلافت کی بیعت کر لی۔ دوسرے دونوں خلفاء کی بھی بیعت کی ان کی اطاعت و اعانت کو اپنا فرض جانا اور خلفاء ثلاثہ بھی آپ کی بڑی قدر کرتے رہے۔ نیز خلفاء کے زمانہ میں آپ کو مشیر خاص کا درجہ حاصل رہا۔ ہر اہم کام میں آپ سے مشورہ لیا جاتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

صَلّٰی خَلْفَ الشَّیْخَیْنِ کُلَّ
صَلٰوۃٍ وَمَا تَخَلَّفَ فِیْ وَقْتٍ
مِّنْ اَوْقَاتٍ وَمَا اَعْرَضَ
کَالشَّاکِیْنَ وَدَخَلَ فِیْ شُوْرَاھُمْ
وَصَدَّقَ دَعْوَاھُمْ وَاَعَانَھُمْ
فِیْ کُلِّ اَمْرٍ بِجُھْدِ ھِمَّتِہٖ
وَسَعَۃِ طَاقَتِہٖ وَمَا کَانَ
مِنَ الْمُتَخَلِّفِیْنَ۔

(سر الخلافہ)

آپ نے نماز حضرت ابو بکرؓ اور پھر حضرت عمرؓ کی اقتداء میں پڑھی اور کسی وقت بھی آپ پیچھے نہ رہے اور نہ ہی آپ نے شکوہ کرنے والوں کی طرح اعراض کیا آپ ان کے مشوروں میں شامل ہوئے ان کے دعوے کی تصدیق کی۔ پوری ہمت اور طاقت کے ساتھ ان کی مدد کی اور آپ پیچھے رہنے والوں میں سے نہیں تھے۔

پھر فرمایا:۔

بَایَعَ الصِّدِّیْقَ وَالْفَارُوْقَ
.... وَاتَّبَعَھُمَا اِخْلَاصًا وَعَقِیْدَۃً
وَمَا کَذَبَ وَمَا دَاھَنَ۔

(سر الخلافہ)

آپ نے حضرت صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی بیعت کی اور اخلاص اور عقیدہ کے طور پر آپ کی پیروی کی اور آپ نے کمزوری نہ دکھائی

جامع صفات حسنہ

آپ کا وجود جامع صفات حسنہ تھا۔ پرہیزگاری آپ کے آئینہ کردار کا روشن ترین جوہر تھی۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ زہد و تقویٰ میں ڈوبا ہوا تھا عبادت آپ کا مرغوب مشغلہ تھا دنیا اور عیش سے آپ نفور تھے سادہ خوراک اور سادہ لباس تھے ساری زندگی ایک معمولی مکان میں گذاری آپ کا نہ کوئی نوکر تھا نہ خادم۔ آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ خود چکی پیستیں —— سخی اور پاک دل تھے۔ اللہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرتے۔ کسی محتاج کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

حَازَ مِنَ الْفَضَائِلِ مُغْنَمًا
وَکَانَ بِقُوَّۃِ الْاِیْمَانِ
تَوْأَمًا رَضِیَ اللّٰہُ

حضرت علیؓ تو جامع فضائل تھے اور ایمانی قوتوں کے ساتھ توام تھے۔

کَانَ نُخْبَۃَ الزُّھَّادِ
وَقُدْوَۃَ الْاَجْوَادِ
وَحُجَّۃَ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ
وَخَیْرَ النَّاسِ مِنْ اَھْلِ
الزَّمَانِ وَنُوْرَ اللّٰہِ
لِاِنَارَۃِ الْبُلْدَانِ۔

(سر الخلافہ ص۳۰)

بیشک حضرت علیؓ طلب گاروں کی امید گاہ اور سخیوں کے پیشوا تھے آپ بندوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت اور اپنے زمانہ میں بہتر انسان تھے۔ آپ دنیا کو روشن کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا نور تھے۔

کَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَقِیًّا نَقِیًّا
مِّنَ الَّذِیْنَ ھُمْ اَحَبُّ
النَّاسِ اِلَی الرَّحْمٰنِ
وَمِنْ نُخَبِ الْجِیْلِ وَ
سَادَاتِ الزَّمَانِ ....
نَدِیَ الْکَفِّ طَیِّبَ الْجَنَانِ
.... اَنْفَدَ الْعُمْرَ
بِعَیْشٍ اَنْکَرَ وَبَلَغَ
النِّھَایَۃَ فِیْ زَھَادَۃِ
نَوْعِ الْاِنْسَانِ وَکَانَ
اَوَّلَ رَجُلٍ فِیْ اِعْطَاءِ
النَّشَبِ وَاِمَاطَۃِ
الشَّجَبِ وَتَفَقُّدِ
الْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ
وَالْجِیْرَانِ ... کَانَ
یَنْدُبُ اِلٰی مُوَاسَاۃِ
الْمُضْطَرِّ وَیَاْمُرُ بِاِطْعَامِ
الْقَانِعِ الْمُعْتَرِّ وَکَانَ
مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ الْمُقَرَّبِیْنَ

(سر الخلافہ)

حضرت علیؓ نہایت متقی تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو خدائے رحمان کے نزدیک زیادہ محبوب ہوتے ہیں۔ آپ برگزیدہ انسان اور زمانہ کے سردار اسخی اور پاک دل تھے آپ نے نہایت عسرت سے زندگی گذاری اور نوع انسان کے زہد میں انتہا کو پہنچ گئے تھے۔ آپ اموال کے عطا کرنے غموں کو دور کرنے اور یتامیٰ مساکین اور پڑوسیوں کو تلاش کر کے ان کی مدد کرنے میں سب سے سبقت لے جانے والے تھے۔ آپ بے کس و بے بس انسان کی ہمدردی کی تحریک کرتے اور عاجزی سے سوال کرنے والے اور سوال نہ کرنے والے محتاجوں کو کھانے کا حکم فرماتے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے تھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مناسبت لطیفہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لطیف مناسبت ہے میں آپ سے شدید محبت رکھتا ہوں اور آپ کے دشمنوں کا دشمن ہوں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

لِیْ مُنَاسَبَۃٌ لَطِیْفَۃٌ
بِعَلِیٍّ وَالْحُسَیْنِ وَلَا
یَعْلَمُ سِرَّھَا اِلَّا رَبُّ
الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ
وَاِنِّیْ اُحِبُّ عَلِیًّا وَابْنَہٗ
وَاُعَادِیْ مَنْ عَادَاہُ

(سر الخلافہ)

مجھے حضرت علی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے ایک لطیف مناسبت ہے اس کے راز کو مشارق و مغارب کا رب ہی جانتا ہے اور میں حضرت علیؓ اور آپ کے دونو بیٹوں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور جو آپ سے دشمنی کرے اس کا میں دشمن ہوں

صحابہؓ کی شان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ .... بڑے سیدھے سادے تھے جیسے کہ ایک برتن قلعی کرا کر صاف اور ستھرا ہو جاتا ہے ایسے ہی ان لوگوں کے دل تھے جو کلام الٰہی کے انوار سے روشن اور کدورت انسانی کے زنگ سے بالکل صاف تھے گویا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا کے سچے مصداق تھے"

(البدر ۱۶ جون ۱۹۰۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار "الفضل" کی اہمیت اور اس کی افادیت

مکرم انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

اخبار "الفضل" جماعت احمدیہ کا واحد روزنامہ ہے۔ اور جماعت کے مرکزی آرگن اور ترجمان کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس میں قرآن و احادیث کی افادیت پر مضامین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات و ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پُر معارف تقاریر و خطبات نیز علماء و محققین کے علمی تربیتی و فقہی مسائل پر مضامین وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اندرون و بیرون ملک کی خبریں بھی شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جو معلومات کو وسیع کرنے کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح اس اخبار میں مرکزی و مقامی اعلانات و اطلاعات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ نیز بیرون ممالک میں اشاعت و تبلیغ اسلام کی رپورٹیں اور کارگزاری وغیرہ چھپتی رہتی ہیں جو یقیناً احباب جماعت کے اخلاص و ایمان و یقین میں اضافہ کرنے کا باعث ہوتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کی بابت اطلاع روزانہ چھپتی ہے۔ جس سے احباب جماعت مطلع ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح دیگر افراد جماعت کے دعائیہ خطوط اور درخواست ہائے دعا شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جن سے احباب جماعت کو دعائیں کرنے اور باہمی تعارف کا موقعہ ملتا ہے۔

ان تمام امور کے اعتبار سے روزنامہ الفضل کی اہمیت اور اس کی افادیت نہایت واضح ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے اخبار الفضل کی بہت اہمیت بیان فرمائی ہے۔ آپ نے اس اخبار کی قدر و قیمت کے بارے میں ایک موقعہ پر فرمایا کہ کسی زمانہ میں اس کی اس قدر قیمت ہوگی کہ ہزاروں روپے میں اس کی جلدیں نہیں مل سکیں گی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ جماعت کی تاریخ کا ایک بڑا حصہ اور ذریعہ اخبار الفضل ہے۔ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی احباب جماعت کو اس طرف متوجہ فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۷ء کے موقعہ پر احباب جماعت کو روزنامہ الفضل خریدنے اور اس کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کی تحریک فرمائی۔ چنانچہ اس کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ روزنامہ الفضل خلیفۂ وقت کی آواز کو جماعت تک پہنچاتا ہے۔ اور اگر یہ آواز جماعت کے تمام افراد تک نہ پہنچے۔ تو وہ متحد ہو کر غلبۂ اسلام کے لئے کیسے کوشش کر سکتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر احمدی گھرانہ میں الفضل پہنچے۔ اور ہر گھر اس سے فائدہ اٹھائے حضور اقدس نے روزنامہ الفضل کے بارے میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر گھر میں "الفضل" پہنچے۔ اور "الفضل" سے ہر گھر فائدہ اٹھا رہا ہو۔ ابھی جماعت کے حالات ایسے ہیں کہ شاید ہر گھر میں الفضل نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن جماعت کے حالات ایسے نہیں کہ ہر گھر اس سے فائدہ بھی نہ اٹھا سکے۔ اگر ہر جماعت میں "الفضل" پہنچ جائے۔ اور جو بڑی جماعتیں ہیں اور ان کے آگے کئی حلقے ہیں، ان کے ہر حلقہ میں الفضل پہنچ جائے۔ اور الفضل کے مضامین وغیرہ دوستوں کو سنائے جائیں تو ساری جماعت اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ خصوصاً خلیفۂ وقت کے خطبات اور مضامین اور درس اور ڈائریاں وغیرہ ضرور سنائی جائیں۔ خصوصاً میں نے اس لئے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خلیفۂ وقت کو امر بالمعروف کا مرکزی نقطہ بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہر مسلمان دوسرے کو نیکی کی باتیں بتاتا ہے اور امر بالمعروف کرتا ہے اور نہی عن المنکر کرتا ہے۔ بدیوں سے وہ روکتا ہے۔ اب ہر آدمی جب دوسرے بھائی کو امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کرتا ہے۔ تو جس شخص کو سمجھایا جا رہا ہوتا ہے۔ اس کا سمجھانے والے کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کہ وہ ضرور اس کی بات مانے گا۔ سمجھانے والے کا کام ہے سمجھا دینا اور خاموش ہو جانا اور مخاطب کا کام ہے کہ اپنے حالات کے مطابق ان باتوں پر عمل کرے۔ اس کے سامنے دو راستے ہیں۔ وہ ان دو راستوں میں سے ایک راستہ اختیار کرے گا۔ یا تو اسے وہ بات سمجھ نہیں آئے گی اور وہ سمجھانے والے کو کہے گا میاں تم جاؤ اور اپنا کام کرو۔ مجھے تم کیوں ستاتے ہو۔ اور اگر اسے بات سمجھ آ جائے کہ ایسا کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے تو وہ بڑے پیار سے جواب دے گا۔ میاں میں آپ کا بہت ممنون ہوں کہ آپ نے میری توجہ اس طرف پھیر دی ہے۔ لیکن اپنے دل میں وہ یہی سوچے گا کہ اپنے حالات کو میں بہتر جانتا ہوں۔ قرآن کریم کا یہ حکم نہیں کہ میں ہر وہ کام کروں جسے دوسرا شخص نیکی سمجھتا ہے۔ قرآن کریم کا تو یہ حکم ہے کہ جو ہدایت تمہاری طرف نازل کی گئی ہے۔ اس میں جسے تم احسن سمجھو اس کی پیروی کرو۔

اِتَّبِعُوْا اَحْسَنَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ (سورۃ زمر)

پس افراد کے متعلق تو یہ قانون ہے لیکن جہاں تک جماعت کا تعلق ہے۔ صرف خلیفۂ وقت کی ذات ہی ہے کہ آپ میں سے ہر ایک نے اس کے ساتھ یہ عہد بیعت کیا ہے۔ کہ جو نیک کام بھی آپ مجھے بتائیں گے۔ میں اس میں آپ کی فرمانبرداری کروں گا۔ یعنی امر بالمعروف میں اطاعت کا عہد جماعت کے اندر صرف خلیفۂ وقت سے ہے۔ اور جماعتی نظام جب تک کسی جماعت میں خلافت قائم رہے۔ یہ فیصلہ کرنا کہ جماعتی کاموں میں کونسی بات اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق احسن ہے اور کونسی نہیں۔ یہ صرف خلیفۂ وقت کا کام ہے۔ کسی اور کا ہے ہی نہیں۔ اس نے بتانا ہے کہ موجودہ حالات میں مثلاً دوسروں کے ساتھ مذہبی تبادلۂ خیال اس رنگ میں کرو۔ ہزار طریقے ہیں جن سے ہم مذہبی تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔ کسی موقعہ پر کسی وقت پر کسی مقام پر یا کسی ملک میں ایک طریقہ احسن ہوتا ہے۔ اب یہ فیصلہ کرنا کہ کون سے مقام یا کون سے ملک میں کونسا طریقہ احسن ہے۔ تو دوسرے موقعہ پر دوسرے وقت پر دوسرے مقام پر یا دوسرے ملک میں دوسرا طریقہ احسن ہوتا ہے۔ اب یہ فیصلہ کرنا کہ کون سے مقام یا کون سے ملک میں دوسرا طریقہ احسن ہوتا ہے۔ خلیفۂ وقت کا کام ہے تو جب خلیفۂ وقت حالات کو دیکھ کر فیصلہ کرتا ہے اور جماعت سے کہتا ہے۔ اِتَّبِعُوْا اَحْسَنَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ

یہ چیز اس وقت کے لحاظ سے اور ان حالات میں احسن ہے تم اس کی اتباع کرو۔ لیکن آپ کے کانوں تک اس کی آواز نہیں پہنچتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ساری جماعتیں (جماعت سے مراد مثلاً گجرات یا جہلم کی جماعت ہے) کیونکہ ان تک خلیفۂ وقت کی آواز نہیں پہنچتی۔ وہ کام نہیں کر سکتیں تو "الفضل" اس شخص کی بات آپ کے کان تک پہنچاتا ہے جس کے ذمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات لگائی کہ جماعت کے متعلق وہ یہ فیصلہ کرے کہ اسے اس وقت فلاں کام کرنے چاہئیں۔ لیکن اگر آپ اپنے کانوں میں الفضل نہ منگوا کر یا اسے نہ سن کر انگلیاں ڈال لیں تو پھر کام کیسے چلے گا۔ ہر جماعت میں کم از کم ایک پرچہ الفضل کا جانا چاہیئے۔ اور اس کی ذمہ داری امراء اضلاع اور ضلع کے مربیان پر ہے۔ اور اس کی تعمیل دو مہینے کے اندر اندر ہو جانی چاہیئے۔ ورنہ بعض دفعہ تو میں سوچتا ہوں کہ ایسے مربیوں کو جو ان باتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ کام سے فارغ کر دیا جائے۔ اگر ان لوگوں نے خلیفۂ وقت کی آواز جماعت کے ہر فرد کے کان تک نہیں پہنچانی تو اور کون پہنچائے گا اس آواز کو۔ اور اگر وہ آواز جماعت کے کانوں تک نہیں پہنچے گی۔ تو جماعت بحیثیت جماعت متحد ہو کر غلبۂ اسلام کے لئے وہ کوشش کیسے کرے گی۔ جس کی کوشش کی طرف اسے بلایا جا رہا ہے۔

پس الفضل کی اشاعت کی طرف جماعت کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو الفضل خریدنا چاہیئے۔ اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے کانوں تک وہ آواز پہنچنی چاہیئے۔ جو مرکز کی طرف سے اٹھتی ہے۔ اور خلیفۂ وقت جو امر بالمعروف کا مرکزی نقطہ ہے اس کی طرف آپ کے کان ہونے چاہئیں اور اس کی طرف آپ کی آنکھیں ہونی چاہئیں اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں اسلام جلد تر غالب آ جائے"

(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۶۷ء)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

مخالفین اسلام اور اُن کا انجام

وہ لوگ جن کی مخالفت اپنے اندر شرارت کا پہلو لئے ہوئے تھی ان میں سے یہ لوگ ممتاز تھے۔ اوّل عتبہ بن ربیعہ جو بنو عبد شمس میں سے تھا اور بہت مالدار اور صاحب اثر تھا۔ جنگ بدر کے موقعہ پر جب عتبہ اپنے سُرخ اُونٹ پر سوار ہو کر اسلامی لشکر کے سامنے آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ اگر اس گروہ میں کسی میں کچھ شرافت ہے تو اس سُرخ اونٹ کے سوار میں ہے۔ عتبہ کا بھائی شیبہ بھی اسی کے زیر اثر تھا۔ یہ دونوں جنگِ بدر میں حضرت حمزہ اور حضرت علیؓ کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔

دوسرے ولید بن مغیرہ تھا جو حضرت خالد بن ولید کا والد اور قریش کا رئیس اعظم تھا حتیٰ کہ قریش اسے اپنا باپ سمجھتے تھے ولید ہجرت نبویؐ کے تین ماہ بعد اتفاقی طور پر تیر چبھ جانے سے ہلاک ہوا۔

تیسرے عاص بن وائل سہمی تھا جو حضرت عمرو بن العاص کا باپ تھا۔ یہ بھی نہایت دولتمند اور بڑا صاحب اثر تھا۔ عاص ہجرت کے دوسرے ماہ پاؤں میں کچھ چبھ جانے سے نہایت تکلیف اُٹھا کر مکہ میں مر گیا۔

دوسری قسم کے گروہ کی حالت بالکل مختلف تھی۔ یہ وہ لوگ تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں بالکل اندھے ہو رہے تھے اور ہر جائز اور ناجائز طریق سے کوشش کرتے تھے کہ اسلام اور بانی اسلام کو صفحۂ دنیا سے مٹا دیں اور مسلمانوں کو اپنے پاؤں کے نیچے کچل ڈالیں اور قریش میں انہی لوگوں کا زیادہ زور تھا۔ اور انہی لوگوں کی کثرت تھی۔ ان میں خاص طور پر ممتاز یہ لوگ نظر آتے ہیں۔ اوّل عمرو بن ہشام جو بنو مخزوم میں سے تھا۔ یہ وہ شخص ہے جسے گویا رأس المعاندین سمجھنا چاہیئے۔ قریش میں یہ نہایت ممتاز حیثیت رکھتا تھا اور وہ اسے ابوالحکم یعنی دانائی کا باپ کہتے تھے مگر مسلمانوں نے اس کا نام ابوجہل رکھا۔ یہ جنگ بدر میں دو انصار لڑکوں کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوا۔ دوسرے ابولہب بن عبدالمطلب تھا جو بنو ہاشم میں سے تھا اور آنحضرت صلعم کا حقیقی چچا تھا۔ ابولہب مخالفت اور ایذا رسانی میں ابوجہل کا ہم پلہ تھا اور اسے یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ معاندین اسلام میں سے صرف اسی کا نام قرآن شریف میں صراحت کے ساتھ مذکور ہوا ہے۔ ابولہب جنگِ بدر سے تھوڑا عرصہ بعد مکہ میں بیمار پڑ کر ہلاک ہوا۔ تیسرے عقبہ بن ابی معیط تھا۔ جو بنو امیہ میں سے تھا اور پرلے درجہ کا شریر اور بد باطن شخص تھا۔ یہ جنگِ بدر میں شریک ہوا اور مارا گیا۔ پھر اُمیہ بن خلف تھا جو بنو جمح میں سے تھا۔ شرارت اور عداوت میں یہ ابوجہل کا مثیل تھا۔ جنگِ بدر میں قتل ہوا۔ اُمیہ کا بھائی اُبی بن خلف بھی اسی قماش کا آدمی تھا۔ یہ جنگِ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے زخمی ہوا۔ اور اسی زخم سے اپنی کیفر کردار کو پہنچا۔ پھر النضر بن الحارث تھا جو بنی عبدالدار میں سے تھا اور آنحضرت صلعم کو سخت دُکھ دیا کرتا تھا۔ یہ جنگِ بدر میں قید ہوا اور اپنے جرموں کی پاداش میں مارا گیا۔ پھر اسود بن عبد یغوث، حارث بن قیس، اسود بن مطلب، ابو قیس بن فاکہہ، منبہ بن الحجاج، نبیہ بن الحجاج، مالک بن طلاطلہ، حکم بن ابی العاص، رکانہ بن یزید وغیرہ بھی شرارت اور عداوت میں کم و بیش بہت حصہ لیتے تھے۔ (تاریخ کامل و زرقانی)

قابل فروخت اراضی

محلہ دارالنصر ربوہ میں کالج کے قریب نہایت باموقع قطعات ۲۸، ۲۹/۲۱ دو کنال قابل فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب ذیل کے پتہ پر خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

غلام محمدؐ معرفت بشیر احمدؐ صاحب لاہوری
مکان ۲۶/۲۱ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ

سرمہ حمید

کے متعلق
محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ لاہور
فرماتے ہیں:۔

سرمہ حمید

نہایت محنت اور صفائی سے تیار کیا جاتا ہے۔ ککرے۔ آشوب چشم۔ ابتدائے موتیا۔ غبار۔ خارش اور نظر کی کمزوری دُور کرتا ہے بفضل تعالیٰ جس نے بھی استعمال کیا ہمیشہ کیلئے اسکا گرویدہ ہو گیا۔
قیمت چھوٹی شیشی [illegible] بڑی شیشی ۲ روپیہ
[illegible] دواخانہ ربوہ

اعلان داخلہ طبیہ کالج ربوہ

طبیہ کالج ربوہ میں فرسٹ ایئر تا فورتھ ایئر کا داخلہ شروع ہے۔
معیار داخلہ:۔ میٹرک یا ایف اے پاس
وقت انٹرویو:۔ ۹ تا ۱۱ بجے قبل دوپہر
لائبریری، میوزیم اور لیبارٹری کا انتظام موجود ہے۔ طلباء کو عملی ٹریننگ کی سہولتیں بھی حاصل ہیں۔ ہوسٹل کا انتظام موجود ہے۔ صاف ستھرا تعلیمی ماحول۔ پراسپیکٹس اور فارم دفتر سے طلب فرمائیں۔
(پرنسپل طبیہ کالج ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم نصیر احمد صاحب دھاریوال چک ۳۳/R.B ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری علی محمدؐ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے ذاتی کھاتہ ۱۳۰۲/۲۱۱ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ -/۱۴۵۰ روپے موجود ہیں۔
میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے:۔
(۱) بشیر احمدؐ صاحب۔ (۲) نذیر احمدؐ صاحب۔ (۳) منیر احمدؐ صاحب۔
استدعا ہے کہ رقم مبلغ -/۱۴۵۰ روپے مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔
(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری باقاعدہ اور وقت پر بھجوانا مجالس انصاراللہ کا اہم فرض ہے۔
(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

مرض اٹھرا

اور دیگر امراض کے ماہر
۱۹۱۱ء سے آپ کے خاندانوں کی خدمت کرنے والے
قدیمی ☆ اوّلین ☆ شہرۂ آفاق

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ ☆ ربوہ ☆ شیدو محمد جان
دوائی منگوانے اور معائنہ کا انتظام گول بازار ربوہ میں بھی شروع کیا گیا ہے۔ فون نمبر ۶۳۸

ہر قسم کا سامان سائنس [illegible] کیلئے
الائیڈ سائنٹفک سٹور (رجسٹرڈ) ۲۲۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوشش اور محنت تضرّع اور دعا کے ذریعہ صراطِ مستقیم کو حاصل کرو

دوسروں کو بھی صراطِ مستقیم کی اہمیت ذہن نشین کرا کے اس کی طرف لانے کی کوشش کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبۂ جمعہ فرمودہ یکم جون ۱۹۷۳ء میں کوشش اور محنت، تضرّع اور دعا سے صراطِ مستقیم حاصل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"قیامِ صحت کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ راہیں یعنی کچھ طریقے مقرر کئے ہیں۔ کچھ وسائل پیدا کئے ہیں ان راہوں کا علم حاصل کئے بغیر اور ان وسائل کے حصول کے بغیر ہم اپنی صحت کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ ہم وہ محنت اور کوشش، وہ تضرّع اور دعا نہیں کر سکتے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے علاوہ دو قسم کے اور حقوق بھی ہوتے ہیں ان کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ ایک تو حقوق العباد ہیں اور دوسرے حقوق النفس ہیں جب تک یہ حقوق ادا نہ ہوں انسان اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے میں اور اس کے پیار کو حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

پس ہر وہ چیز جو ہم نے حاصل کرنی ہے ہمارا جو بھی مقصود و مطلوب ہے اور جس کے حصول کے لئے ہم نے کوشش اور دعا کرنی ہے اس کے لئے پہلی اور بنیادی چیز یہی ہے کہ ہمیں صراطِ مستقیم مل جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صراطِ مستقیم کو توحید کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے اور بالکل سچی بات ہے اور ہماری عقل بھی اسے تسلیم کرتی ہے چنانچہ آپ نے قریباً نو چیزوں سے توحید کا تعلق گنوایا ہے۔ یہ تو ایک لمبا مضمون ہے اس وقت تو مَیں مختصراً چند باتیں کہنے پر اکتفا کروں گا۔

مَیں نے بتایا ہے کہ صراطِ مستقیم کا حصول اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے بغیر میسّر نہیں آ سکتا۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے اور اپنا مقصود پانے کے لئے ہمیں اپنی کوشش اور محنت۔ تضرّع اور دعا کو ذریعہ بنانا چاہیئے۔ یہی وہ صراطِ مستقیم ہے جس کے نتیجہ میں انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا اور انسان اس کے پیار اور اس کی رضا کو حاصل کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس زمانے میں ہم پر ایک اور بہت بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم تمام بنی نوع انسان کو اس خدا کی طرف کھینچ کر لے آئیں جس نے اُن کو پیدا کیا ہے۔ گویا جماعتِ احمدیہ کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کے دل میں اس بات کو جاگزین کر دے کہ تمہاری زندگی کا وہ مقصد نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو بلکہ تمہاری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف واپس لوٹو اور جس پیار کے حصول کے لئے اس کی رحمت نے تمہیں پیدا کیا ہے اس پیار کے حصول کی کوشش کرو۔

پس ایک طرف ہم نے اپنے لئے صراطِ مستقیم کے حصول کے لئے مجاہدہ بھی کرنا ہے اور دعائیں بھی کرنی ہیں اور دوسری طرف ہم نے نوعِ انسانی کو یہ حقیقتِ حیات اور یہ حقیقتِ کائنات سمجھانے کی کوشش کرنی ہے تاکہ وہ بھی اس بنیادی نکتہ کو سمجھ کر خدا کے قرب کو پا سکیں اور تاکہ جلد وہ زمانہ آجائے کہ سب بنی نوع انسان خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کے پیار کو حاصل کر لیں اور اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا جو مقصد ہے اور قرآن کریم کے نزول کی جو غرض ہے وہ پوری ہو۔ خدا کرے کہ ایسا دن جلد آجائے۔"

(الفضل ۱۹ جون ۱۹۷۳ء صہ۷)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

غلبۂ اسلام کے لئے مخلصانہ کوشش

سیدنا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی کے دل سے یہ آواز اُٹھنی چاہیئے کہ متیٰ نصر اللہ اے خدا تیری مدد کب آئے گی۔۔۔۔ اے خدا تو اپنی مدد بھیج تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں ہی وہ دن دیکھ لیں کہ اسلام دنیا پر غالب آجائے۔۔۔ اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں مسجدیں بن جائیں اور اللہ اکبر کی آوازوں سے سارا یورپ اور امریکہ گونج اُٹھے۔"

ہماری جماعت کے جملہ مخلصین کو چاہیئے کہ اس مبارک زمانے کو قریب تر لانے کے لئے تحریکِ جدید کی تمام مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں کیونکہ متیٰ نصر اللہ کی آواز دل سے اُس وقت اُٹھتی ہے جب کہ انسان اللہ کے حضور اپنی انتہائی قربانیاں پیش کر چکا ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی زندگیوں میں ہی اسلام کے غلبہ کے دن دکھائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

صوبہ سرحد کے احباب کے لئے ضروری اعلان

صوبہ سرحد کے وہ احمدی احباب، جو بوجہ مجبوری سرحد سے انتقال مکانی کر گئے ہیں مہربانی کر کے مندرجہ ذیل پتہ پر اپنا مکمل پتہ تحریر فرمائیں۔ نیز ان کو کسی قسم کی تکلیف ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائیں:۔

پتہ:۔ مسجد احمدیہ واقعہ محلہ سیّد گلباد شاہ جی پشاور شہر۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع پشاور)

درخواستِ دعا

۱۔ میرے بہنوئی مرزا اسلم بیگ صاحب ابن مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم چند دنوں سے انگلستان میں بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔

(مرزا عبدالرشید ابن مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم۔ ربوہ)

۲۔ میرے چھوٹے بھائی شیخ محمود احمد رادھن ضلع دادو (سندھ) بیمار ہو کر حیدر آباد بغرض علاج گئے ہیں۔ وہاں سے اطلاع آئی ہے کہ ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ فاروق احمد (سوداگر چرم) سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ رادھن ضلع دادو (سندھ)

۳۔ میرا بچہ عبدالحی بہت دنوں سے بخار میں مبتلا ہے۔ کمزور بہت ہو گیا ہے۔ احباب جماعت میرے اکلوتے بچے کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے صحتیاب فرمائے اور دراز عمر عطا کرے۔

(منیرہ بیگم اہلیہ مشتاق احمد صاحب وزیر آباد)

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۶ ستمبر کو یومِ دفاع کے موقع پر دفتر الفضل میں حسبِ سابق تعطیل رہے گی اس لئے ۶ ستمبر کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴